ماخذ۔ استاذ عبدالرزاق نوفل
تحریر۔ حسن احمد عابدین
عربی سے ترجمہ۔ مولانا عبدالرؤف رحمانی

قرآن کریم کا ایک زندہ اعجاز
اعداد و شمار کی روشنی میں ایک تازہ تحقیق

رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے مجلہ بابت ذی قعدہ ۹؟ میں حسن احمد عابدین صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے قرآن کریم کے ایک خاص قسم کے اعجاز کو اعداد و شمار کے آئینہ میں ظاہر کیا ہے!

تمہید میں انہوں نے لکھا ہے کہ قرآن کریم میں یہ اعلان ببانگ دہل موجود ہے کہ اگر انسان اور جن تمام کے تمام جمع ہو جائیں اور یہ چاہیں کہ قرآن کے مانند کوئی کلام بنا لاویں تو اس کا مانند نہیں لا سکتے۔ اگرچہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کتنا ہی کوشش کریں۔ (سورہ اسراء)

ایک جگہ سورہ بقرہ میں ارشاد ہے اگر تم کو اس میں شک ہو کہ جو کچھ ہم نے اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا ہے وہ کسی انسان بنایا ہوا ہے تو تم قرآن کی ایک سورت ہی اس کے مانند بنا لاؤ۔ اور جس قدر تم کو مددگار مل سکتے ہوں سب کو ہمراہ لے کر اس کے مانند ایک سورت بناؤ اگر تم سچے ہو تو تم سب مل کر کوشش کرو۔

یہ چیلنج ان اہل عرب سے تھا جو لغت قرآن اور لغت عربیہ کے خوب ماہر تھے لیکن ان سے اس کا مقابلہ بالکل نہیں ہو سکا اس طرح یہ چیلنج قیامت تک کے لئے قائم ہے۔

آج اعداد و شمار کی روشنی میں جو اعجاز پیش کیا جا رہا ہے وہ دراصل ایک بڑے اسلامی مفکر استاذ عبدالرزاق نوفل کے "تدبر فی القرآن" کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس خدمت قرآن پر تمام مسلمانوں کے شکریہ کے ساتھ اجر جزیل عطا کرے۔ اس عددی اعجاز کے ظاہر ہونے پر معلوم ہوا کہ:۔

قرآن کسی انسان کا بنایا ہوا ہرگز نہیں ہے یہ صرف اللہ کا کلام ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ قرآن کریم میں کبھی کسی دور میں تغیر و تبدل نہیں واقع ہوا ہے اس کے نزول کے وقت سے لے کر آج تک کوئی تحریف اس میں داخل نہیں ہو سکی ہے۔ ورنہ یہ عددی اعجاز باقی نہ رہتا۔

۳۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ یہ قرآن کریم قیامت تک کے لئے ایک مستقل معجزہ ہے۔

عددی اعجاز کا پہلا نمونہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کے لئے لفظ قُل کا استعمال ۳۳۲ مرتبہ کیا ہے جیسے ارشاد فرماتا ہے قل ان الامر کلہ للہ (سورہ آل عمران)

یہ قُل کی ایک مثال ہوئی — تو اللہ کی مخلوقات نے بھی ملائکہ، جن اور بشر نے لفظ قول ۳۳۲ مرتبہ استعمال کیا ہے ایک بار نہ کم نہ زیادہ۔

زبان ملائکہ سے قول کے صادر ہونے کی ایک مثال قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا و یسفک الدماء (سورۃ بقرۃ)

اور انسان کی زبان سے صادر ہونے کی مثال (دنیوی زندگی میں) قالوا ربنا افرغ علینا صبراً وثبت اقدامنا (سورۃ بقرۃ)

اور انسان ہی کی زبان سے (عالم آخرت میں) وقالوا الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ (سورۃ اعراف)

اور جن کی زبان سے قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا (سورہ جن)

الغرض جس طرح اللہ تعالیٰ نے لفظ قل قرآن کریم میں ۳۳۲ دفعہ استعمال کیا ہے اسی طرح اس کی مخلوقات ملائکہ جن و بشر نے بھی ۳۳۲ مرتبہ لفظ قول کا استعمال کیا ہے جن کی ایک ایک مثال پیش کر دی گئی ہے۔ یہ عجیب تناسب ایک اعجاز رکھتا ہے۔

<u>دوسرا نمونہ</u> قرآن کریم میں اجمالاً ذکر فرمایا گیا ہے کہ آسمان سات ہیں تو پھر پورے قرآن میں آپ دیکھیں گے سبع سماوات کا قرآن کریم کی مختلف سورتوں میں سے صرف سات سورتوں میں ذکر آیا ہے۔

۱۔ سورہ بقرہ میں ارشاد ہے فسوّٰھنّ سبع سمٰوٰت

۲۔ سورہ مومنون میں فرمایا قل من رب السمٰوٰت السبع ورب العرش العظیم

۳۔ سورہ فصلت میں فرمایا فقضٰھن سبع سمٰوٰت فی یومین۔

۴۔ سورہ طلاق میں فرمایا اللہ الذی خلق سبع سمٰوٰت

۵۔ سورہ اسراء میں فرمایا تسبح لہ السمٰوٰت السبع۔

۶۔ سورہ ملک میں فرمایا۔ الم ترکیف خلق اللہ سبع سمٰوٰت طباقا۔

۷۔ پاک ہے اللہ کی ذات جس نے سات آسمانوں کو پیدا کیا اور اپنی کتاب عزیز میں سات مرتبہ اس کا تذکرہ فرمایا!

<u>تیسرا نمونہ</u> | رب العالمین نے فرمایا۔ ان عدۃ الشہور عند اللہ اثنا عشر شہرا یعنی اللہ کے نزدیک مہینوں کا شمار بارہ ہے (توبہ) تو پورے قرآن کریم میں لفظ شہر کا استعمال بارہ مرتبہ آیا ہے۔ اس طرح اس میں سال کے بارہ مہینوں کی طرف اشارہ بھی آگیا۔ پس پاک ہے وہ ذات کریم جس نے مہینوں کا شمار بارہ بتلایا تو بارہ مرتبہ لفظ شہر کا تذکرہ فرمایا۔

<u>چوتھا نمونہ</u> | ایمان اور آمنوا کا ذکر قرآن کریم میں ۲۵ مرتبہ آیا ہے۔ لفظ ایمان کا استعمال ۱۷ مرتبہ ہوا۔ اس کی ایک مثال بئس الاسم الفسوق بعد الایمان اور آٹھ مرتبہ ایمان اور آمنوا جمع ہوگیا ہے اس کی ایک مثال فاما الذین آمنوا فزادتھم ایمانا (سورہ توبہ) الغرض ۲۵ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

تو اسی طرح لفظ کفر کا ۲۵ مرتبہ استعمال ہوا ہے ۱۷ مرتبہ صرف لفظ کفر آیا ہے جیسے ارشاد ہوا:

ولا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر (سورۃ آل عمران) اور ۸ مرتبہ قرآن کریم سے اس نحو کے مطابق آیا ہے الاعراب اشد کفرا و نفاقا یعنی اس میں کفر کے ساتھ نفاق کا بھی ذکر ہے۔

پس پاک ہے وہ ذات جس نے ایمان کا ۲۵ بار ذکر کیا تو ۲۵ بار کفر کا بھی ذکر کیا البتہ ایمان و کفر کے دیگر مشتقات کا فرق ہے اس میں بھی ایک دوسرے گوشہ سے ایک دوسرا اعجاز ہے۔

<u>پانچواں نمونہ</u> | لفظ ملائکہ (خیر کا نمائندہ) کا ذکر قرآن کریم میں ۸۸ مرتبہ ہوا ہے۔ تو لفظ شیطان (شر کا نمائندہ) کا ذکر بھی ۸۸ مرتبہ آیا ہے۔ اسی طرح لفظ دنیا کا ذکر ۱۱۵ مرتبہ آیا ہے۔ تو لفظ آخرت کا بھی ذکر ۱۱۵ مرتبہ آیا ہے۔ اسی طرح آدمی کی خلقت مٹی اور منی دونوں طریقوں سے ہوئی ہے تو لفظ نطفہ کا ذکر ۱۲ مرتبہ ہے اور لفظ طین (مٹی) کا ذکر بھی ۱۲ مرتبہ ہوا ہے۔

اسی طرح آدمی کے فعل و عمل پر اجرت ملتی ہے تو لفظ فعل کا ذکر ۱۰۸ مرتبہ ہوا ہے تو لفظ اجر کا ذکر بھی ۱۰۸ مرتبہ ہوا ہے یعنی جتنی بار عمل و فعل کا ذکر ہے اسی کے بقدر اجر و ثواب کا بھی ذکر ہے۔ اسی طرح لفظ حساب کا ۲۹ مرتبہ ذکر ہے تو عدل و قسط کا ذکر بھی ۲۹ مرتبہ ہے یعنی یہ حساب پورے عدل و انصاف سے ہوگا۔

اسی طرح لفظ قرآن اور اس کے مشتقات کا ذکر بھی ۷۰ مرتبہ ہوا ہے۔ اور لفظ اسلام اور اس کے مشتقات کا ذکر بھی ۷۰ مرتبہ ہوا ہے۔

اسی طرح شدائد اور اس پر صبر کا ذکر بھی مساوی ہے یعنی شدت اور اس کے مشتقات کا ذکر ۱۰۲ مرتبہ ہے تو صبر اور اس کے مشتقات کا ذکر بھی ۱۰۲ مرتبہ ہے۔

چھٹا نمونہ | بعض چیزیں بعض کے دوچند مذکور ہیں :-

۱- مثلاً لفظ رحمان کا ذکر صرف ۵۷ مرتبہ ہے اور لفظ رحیم کا ذکر ۱۱۴ مرتبہ ہے جو اس کے دوچند ہے ۔

۲- لفظ ابرار کا ذکر لفظ فجار کا ذکر ۳ مرتبہ ہے - ابرار کا ذکر ۶ مرتبہ ہے ۔

۳- اسی طرح لفظ مغفرت کا ذکر لفظ جزا کے مقابلہ میں دوچند ہے لفظ جزا کا ذکر ۱۱۷ مرتبہ ہے اور لفظ مغفرت کا ذکر ۲۳۴ مرتبہ ہے - اصل بدلہ کے مقابلہ میں بخشش کو زیادہ عام اور زیادہ وسیع دکھایا گیا ہے ۔

یہ اور اس طرح کی چند مثالیں جو بطور نمونہ استاذ کبیر عبد الرزاق نوفل نے اپنی کتاب قرآن کریم کے عددی اعجاز کے سلسلہ میں لکھی ہیں کہ حسابی تناسب اور عددی توازن جو مختلف نمونوں میں نظر آ چکی ہیں ان میں حقیقتوں کو واضح کرتی ہیں جن کا ہم نے پہلے تذکرہ کیا ہے ۔

اول یہ کہ قرآن کریم کسی انسان کی تصنیف و تالیف نہیں ہو سکتی۔

دوسرے یہ کہ اس قرآن کریم میں کسی طرح کا تغیر و تبدل لاحق نہیں ہوا اور نہ کوئی تحریف اس میں واقع ہو سکی ۔

تیسرے یہ کہ قرآن کریم ہمیشہ سے ایک مستقل معجزہ ہے چودہ صدیاں گذر گئیں لیکن کوئی بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکا - اب قیامت تک بھی اس کا کوئی شخص مقابلہ و معاوضہ نہیں کرے گا ۔

پھر اس عددی اعجاز کے علاوہ نہ معلوم کتنے اسرار و نکات اس میں پوشیدہ ہیں کہ اب تک کسی مخلوق کی نگاہ نہیں پہنچ سکی - بہت سی چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ نے تساوی و برابری ملحوظ رکھی اور بہت سے مقامات میں ایک کا دوسرے کے مقابلہ میں دوچند اور کہیں کہیں سہ چند ذکر کیا - اس میں کیا اسرار و رموز ہیں اور کیا مصالح و حکمتیں ہیں - ہماری نگاہ ابھی ان حقائق تک نہیں پہنچ سکی -

معاملہ صرف اسی عددی اعجاز پر منحصر نہیں ہے اور بھی کئی طرح سے قرآن کی حکمتیں ظاہر ہوتی رہیں گی - قرآن کریم میں غور و فکر کرنے والے اور تدبر سے پڑھنے والے ہمیشہ اس کی حکمتوں کو ظاہر کرتے رہیں گے ۔

اس طرح کا ایک عددی حساب اس سے پہلے کسی استاذ نے ظاہر کیا تھا جس میں ذکر تھا کہ تمام سورتوں کا نمبر ایک خاص عدد سے کٹ جاتا ہے اور یہی ان سورتوں کے معجزہ ہونے کے لئے کافی ہے ۔

کوئی سورت کئی کئی بار اس خاص عدد سے ضرب میں کٹ جاتی ہے اور کوئی کوئی سورت ایک دو بار مگر وہ ایک خاص عدد ہر سورت میں ملحوظ ہے - یہ عجیب نکتہ اور عجیب حکمت بہت تفصیل کے ساتھ عربی اخبارات کے علاوہ الجمعیۃ دہلی - دعوت دہلی عید الفطر کے ایڈیشن میں یکم شوال ۱۳۹۹ھ کے شمارہ شائع ہو چکی ہے - وہ عدد ۱۹ کا ہے ۔

اس عدد سے ساری سورتوں کے آیات کے نمبر کا ضرب نکل آتا ہے -

قرآن کریم کی اس حکمت کا اظہار کرتے ہوئے فاضل محقق نے لکھا ہے کہ جابجا قرآن کریم میں قوم لوط کا ذکر آیا ہے

باقی ص ۵۶ پر